REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ ۳۰ رجب ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱؁

جلد ۴۸/۱۳ | ۳۰ صلح ۱۳۳۸ ہش ۳۰ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۹ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت عام کمزوری اور سردی کی شدت کے باعث بالعموم ناساز رہتی ہے۔ اس کے باوجود حضور اہم دینی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب کرے اور اپنے فضل سے پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کا اجلاس ختم ہو گیا۔

عوام کا معیار زندگی بلند کرنے اور فوجی تنظیم کو زیادہ مضبوط بنانے کا فیصلہ

کراچی ۲۹ جنوری۔ کل کراچی میں معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کا اجلاس ختم ہونے پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وزارتی کونسل کا آئندہ اجلاس تہران میں اسی سال جون یا جولائی میں منعقد ہوگا۔ وزارتی کونسل کا اجلاس ختم ہونے پر جو خصوصی اعلان جاری ہوا ہے۔ اس میں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے۔ کہ بالواسطہ یا بلاواسطہ جارحیت کا خطرہ ابھی کم نہیں ہوا۔ لہٰذا تمام ممکن طریقوں سے (جن میں اقوام متحدہ کا اقدام شامل ہے) اس خطرے کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔

کونسل کا اجلاس وزیر خارجہ پاکستان مسٹر منظور قادر کی زیر صدارت ۲۶ جنوری کو شروع ہوا تھا۔ اجلاس میں پاکستان۔ ایران۔ ترکیہ۔ اور برطانیہ کے مندوب شریک ہوئے۔ امریکی نمائندوں نے مبصروں کی حیثیت سے اجلاس میں شرکت کی۔

اعلان میں کہا گیا ہے۔ مختلف وفود کے سربراہوں نے اپنے ملکوں کے اس عزم کا اعادہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنی آزادی و خود مختاری کا تحفظ کریں گے۔ انہوں نے دفاعی فوجی قوتوں کے علاوہ عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے اقتصادی و فنی تعاون کے سلسلہ میں بھی معاہدہ بغداد کی اہمیت اور قدر و قیمت پر زور دیا۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کونسل نے معاہدہ کے دائرہ عمل میں سیاسی تعاون و استحکام کو اور فروغ دینے کے ذرائع اور وسائل پر بھی غور کیا۔

ربوہ میں پہلے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا

افتتاح

کراچی لاہور لائلپور اور سرگودھا کی نامور ٹیموں کی شرکت

ربوہ ۲۹ جنوری۔ آج صبح یہاں تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام پہلا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ شروع ہو گیا۔ ۹½ بجے محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نے اس کا افتتاح فرمایا اور اس موقعہ پر نہایت پرجوش اور پُر اثر تقریر میں کھلاڑیوں کو خوش آمدید کہا۔ ٹورنامنٹ میں ربوہ کی ٹیموں کے علاوہ کراچی۔ لاہور۔ لائل پور اور سرگودھا کی نامور ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔ جن میں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے لاہور۔ پنجاب پولیس لاہور۔ این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور۔ برادرز کلب لاہور۔ بمبئے سپورٹس کراچی۔ فرینڈز کلب سرگودھا۔ لائل پور کلب اور بعض دیگر مشہور و معروف ٹیمیں شامل ہیں۔ چنانچہ ٹورنامنٹ میں پاکستان باسکٹ بال کے قریباً تمام نامی کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں۔ اور اس لحاظ سے آل پاکستان بنیاد پر اس علاقہ میں اپنی نوعیت کا واحد ٹورنامنٹ ہے ٹورنامنٹ تین روز جاری رہے گا۔ اور ۳۱ جنوری کی شام کو اختتام پذیر ہو گا۔ روزانہ قریباً ۵ میچ ہوا کریں گے۔ اور میچوں کے اوقات حسب ذیل ہونگے۔ روزانہ صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک اور پھر ۲ بجے سہ پہر سے ۵ بجے شام تک فائنل میچ ۳۱ جنوری کو ۲ بجے بعد دوپہر سے ۴ بجے سہ پہر تک کھیلے جائیں گے۔ اور تقسیم انعامات کی تقریب سوا چار بجے سہ پہر کالج ہال میں منعقد ہوگی۔

(محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے پُر مغز و پُر اثر افتتاحی خطاب کا خلاصہ آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔)

مغربی پاکستان میں جزوی راشننگ

کی مقدار بڑھا دی گئی

لاہور ۲۹ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے مشکلات ختم کرنے کے لئے صوبے کے مختلف حصوں میں جزوی راشن بندی کی مقدار بڑھا دی ہے۔ اب ضلع لائل پور میں جزوی راشن بندی کی مقدار ۱۸۰۰ ٹن سے بڑھا کر ۲۴۸۰ ٹن۔ جھنگ میں ۶۰۰ سے ۱۲۰۰ ٹن۔ منٹگمری میں ۵۰۰ سے ۱۳۰۰ ٹن ملتان میں ۲۸۲۸ سے ۳۸۲۸ ٹن۔ میانوالی میں ۵۵۰ سے ۸۰۰ ٹن۔ بنوں میں ۲۰۰ سے ۴۰۰ ٹن اور بہاولپور ڈویژن میں ۳۳۰۱ سے ۵۰۰۰ ٹن کر دی گئی ہے۔ ضلع لاہور میں سندر کے لئے ۱۶ ٹن

امریکہ سے دفاعی معاہدات کی

گفت و شنید جاری رہے گی

کراچی ۲۹ جنوری۔ معاہدہ بغداد کے ۳ اسلامی ملکوں۔ ایران۔ ترکیہ اور پاکستان سے امریکہ کے مجوزہ دو طرفہ دفاعی معاہدوں کے لئے گفت و شنید گزشتہ تین دنوں میں الگ الگ جاری رہی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں مزید بات چیت ان تینوں ملکوں کے صدر مقامات میں جاری رہے گی۔ کراچی میں موثر ذرائع سے پتہ چلا ہے۔ کہ ایران اور امریکہ کے درمیان بات چیت کے بعض پہلوؤں پر اختلافات بڑی حد تک کم ہو گئے ہیں توقع ہے۔ کہ یہ بات چیت عنقریب کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہونچ جائے گی۔

بحریہ کے نئے کمانڈر انچیف

کراچی ۲۹ جنوری۔ پاکستانی بحریہ کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل ایچ۔ ایم ایس چوہدری اپنی ریٹائرمنٹ سے پہلے یکم مارچ ۱۹۵۹ء کو رخصت پر چلے جائیں گے اور اسی تاریخ سے بحریہ کے قائم مقام چیف آف سٹاف کموڈور اے آر خاں کمانڈر انچیف کا عہدہ سنبھال لیں گے۔ اسی تاریخ سے وہ ریئر ایڈمرل بن جائیں گے کیپٹن ایس ایم احسن یکم مارچ سے ڈپٹی چیف آف سٹاف پاکستان نیوی (پرسانل) کی حیثیت سے نیا عہدہ سنبھال لیں گے۔ اس تاریخ سے وہ کموڈور بن جائیں گے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ اے ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۵۹ء

روسی منکرِ خدا کی لاف زنی

روایت ہے کہ ایک روسی رسالہ "سائنس اور زندگی" کے ایڈیٹر مسٹر فدائیف نے ماسکو ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے یہ لاف زنی کی ہے۔ کہ روسی مصنوعی سیارے سپتنک کو کسی ایسی اعلیٰ اور ارفع ہستی کا پتہ نہیں چلا۔ جسے مذہبی لوگ "خدا" کہتے ہیں۔ اور جس کی عبادت کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ مصنوعی سیارے اللہ میاں سے ملاقات کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ ایک اردو معاصر نے اس کے جواب میں لکھا ہے۔

"فدائیف نے ٹھیک کہا ہے جب خود روسیوں کو جنہوں نے یہ بے جان چیزیں اچھالی ہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں ہو سکی۔ اور "وہ" جو انکی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس کے وجود کو وہ محسوس نہیں کر سکے۔ تو بے چارے سپوتنک اور راکٹ کی حیثیت کیا ہے کہ وہ اللہ میاں سے ملاقات کرے۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات وہ کر سکتا ہے جو اسکا مومن اور مطیعِ فرمان بندہ ہو۔ شیطانوں کو بارگاہ الٰہی میں باریابی کا موقعہ کس طرح مل سکتا ہے فدائیف نے کم ظرفوں اور چھچھوروں کی طرح جوبات کہی ہے۔ اس سے قبل بھی اس کا ایک اور بھائی یہ کہہ چکا ہے جب موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے آکر کہا۔ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور تجھے بندگی رب کی دعوت دیتا ہوں۔ تو اس نے وزیر اعظم ہامان سے کہا تھا اے ہامان میرے لئے ایک اونچی لمبی سیڑھی تیار کرو۔ تاکہ میں اس پر چڑھ کر معلوم تو کروں کہ موسیٰ کا خدا ہے بھی یا نہیں۔ اس بے وقوف کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی بلندی پر بیٹھے ہونگے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی جلوہ کائنات کے ذرّے ذرّے میں موجود ہے اور وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کو نہ کوئی آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ اور نہ ہاتھ چھو سکتا ہے۔

اور پھر یہی فرعون تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی قدرت کا جلوہ دکھایا۔ وہ دریائے نیل کی موجوں میں غرق ہونے لگا۔ اور اس کا سارا طمطراق پانی کے حقیر قطروں میں بہنے لگا۔ تو وہ پکار اٹھا کہ میں اس خدا پر ایمان لایا جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اور میں اسلام لانے والوں میں شامل ہوتا ہوں۔ مگر اس وقت کا ایمان اس کے کسی کام نہ آیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے غرق کر کے اور اس کی لاش کو آنیوالی نسلوں کے لئے محفوظ کر کے عبرت کا سامان بنا دیا افسوس کہ فدائیف اور اس کے بے بصیرت ہم قوم عبرت اندوز نہ ہوئے۔ اور خدا کو سپوتنک اور راکٹوں کے ذریعہ تلاش کرنے لگے۔

اگر روسیوں کو ایسے گواہوں کی تلاش ہے جو انکو بتائیں کہ انہوں نے خدا سے ملاقات کی ہے تو انہیں بے جان سپوتنک اور راکٹ سے پوچھنے کی بجائے ان مقدس، پاکباز اور راستباز برگزیدہ انسانوں کی شہادت پر ایمان لانا چاہیئے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا۔ اس کی بارگاہِ اقدس میں رسائی حاصل کی۔ اور لوگوں کو بتایا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر چکے ہیں۔ یہ وہ برگزیدہ انسان تھے جن سے زیادہ راستباز انسان دنیا نے پیدا نہیں کئے۔ مذہب کی اصطلاح میں انہیں انبیاء و رسل کہتے ہیں۔ ان کے بدترین دشمن بھی ان کو صادق و امین کہتے تھے۔ اور اعتراف کرتے تھے۔ کہ ان کی زبان جھوٹ سے کبھی آلودہ نہیں ہوئی۔" (تسنیم ۲۴ جنوری ۱۹۵۹ء)

یہ جواب بے شک بڑا معقول ہے اور جہاں تک خدا پرستوں کا تعلق ہے وہ اس جواب کو کافی و شافی سمجھیں گے۔ لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ آجکل مغربی ذہنیت رکھنے والا انسان اس جواب سے مطمئن نہیں کیا جا سکتا۔

مسٹر فدائیف کی یاوہ گوئی کو الگ رکھتے ہوئے اس وقت خدا پرستوں کے سامنے یہ سوال ہے کہ موجودہ مادہ پرست ذہنیت کے سامنے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا کیا ثبوت رکھا جائے۔ یہ کوئی نیا سوال نہیں ہے۔ بلکہ ہر زمانہ میں جب بھی خدا پرستوں کو مادہ پرستوں سے مقابلہ کرنا پڑا۔ یہی سوال سامنے آتا رہا ہے۔ مثلاً موقر معاصر نے فرعون اور موسیٰ کی جو مثال دی ہے وہ بھی اس امر پر دال ہے۔ کہ یہی سوال فرعون کے وقت بھی پیدا ہوا تھا۔ اور قرآن کریم میں بہت سی اور ایسی ہی مثالیں مل سکتی ہیں کہ جب فرعونوں اور نمرودوں سے مقابلہ ہوا یہ سوال سامنے آتا رہا ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ابو جہل اور ابو لہب کے مقابلہ میں یہی سوال بڑے زور سے پیدا ہوا تھا۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں کفار کو گزشتہ واقعات کی طرف توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانے کی طرف بلایا گیا تھا وہاں اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے ٹھوس ثبوت بھی دیئے گئے تھے۔ جو مادہ پرستوں کو بھی اپیل کر سکتے تھے :

مادہ پرست ذہنوں کی خصوصیت یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ ہر چیز کا ٹھوس اور محسوس ہونے والا ثبوت طلب کرتے ہیں۔ وہ ان دیکھے خدا کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے موجودہ عملی سائنس کی ترقی نے مادہ پرستوں کے اس موقف کو پہلے سے بھی کہیں زیادہ بظاہر مستحکم کر دیا ہے۔ تجربوں اور مشاہدات سے وہ بعض قدرتی قوتوں پر حاوی ہوتے چلے جاتے ہیں، اگرچہ عملی سائنس کے یہ کارنامے کائنات کے کارخانے کی عظمت کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے لیکن مادہ پرست انسان اپنی عقلی اور عملی بے بضاعتی کو ان عظمتوں کے مقابلہ میں رکھ کر نہیں سوچتا وہ اپنی مادی ترقیوں کا مقابلہ پہلے انسانوں کی ترقیوں سے کرتا ہے تو اپنی فائق ترقی کو دیکھ کر غرور میں آجاتا ہے

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء

مورخہ ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء

بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۷-۱۸-۱۹ شہادت ۱۳۳۸ھش مطابق ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ ہوگا جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد اطلاع دیں :

سیکرٹری مجلس مشاورت

جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر

خان بہادر دلاور خان صاحب کی دینی خدمات کا ذکر۔ مسجد احمدیہ ملتان کی تکمیل کے لئے دعا کا اعلان

جماعت کی مصنوعات کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی تحریک

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ ایک نصیحت

۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء کو جلسہ سالانہ میں سیر روحانی کی آخری کڑی "کتب خانوں" کے متعلق اپنی علمی تقریر شروع فرمانے سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض متفرق امور کا ذکر فرمایا تھا۔ چونکہ حضور کی یہ علمی تقریر حسب دستور کتابی صورت میں شائع ہوگی۔ اس لئے متفرق امور پر مشتمل تقریر کا ابتدائی حصہ افادۂ احباب کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ تقریر ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کل دعاؤں کا جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس میں ایک اعلان خان بہادر دلاور خان صاحب کی صحت کے متعلق بھی کیا جانا تھا جو غلطی سے رہ گیا۔ سو آج میں ان کی صحت کے لئے بھی دوستوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خان بہادر دلاور خان صاحب فالج کے شدید حملہ سے بیمار ہیں۔ اور انہوں نے اپنی بیٹی کو جلسہ سالانہ کے موقع پر یہاں اس لئے بھجوایا ہے کہ جاؤ اور میرے لئے دوستوں سے دعا کراؤ۔ گو انہیں فالج سے تو افاقہ ہے مگر ابھی ان کی زبان کام نہیں کرتی۔ خان بہادر دلاور خان صاحب کی زندگی بھی عجیب ہے۔ آپ بچے ہی تھے جب احمدی ہوئے۔ مگر بعد میں ان پر غیر مبایعین کا اثر ہوگیا اور وہ ان کے ساتھ ملنے جلنے لگے۔ چنانچہ آپ اور خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب مرحوم پشاوری جو میاں بشیر احمد صاحب کے خسر تھے ایک دفعہ ڈلہوزی میں میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ کے دونوں فریقوں میں جو کشمکش جاری ہے یہ جس حد تک بھی بند ہو سکے بند ہونی چاہیے۔ اس سے قبل سید عبدالجبار شاہ صاحب سابق بادشاہ سوات بھی دو تین مرتبہ قادیان میں اس بارہ میں مجھ سے ملاقات کر چکے تھے۔ جب انہوں نے اس بات پر بار بار زور دیا کہ کیا کوئی ایسی صورت نہیں ہو سکتی کہ مبایعین اور غیر مبایعین میں اتفاق ہو جائے۔ تو میں نے انہیں کہا کہ صلح کے دو ہی طریق ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ سارے معاملات میں متحد ہو جانا۔ یہ اتحاد عقائد کے کلی فیصلہ کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ جب دینی امور میں اختلاف ہو تو بغیر اس کے کہ عقائد میں اتحاد ہو جائے اتحاد کلی نہیں ہو سکتا۔ اس بات کو انہوں نے بھی تسلیم کیا۔ دوسری صورت میں نے یہ بتائی کہ ایک اتحاد جزوی ہوتا ہے۔ اس میں ساری طاقت اور قوت کو کسی ایک جگہ صرف نہیں کیا جاتا۔ بلکہ فریقین الگ الگ بھی رہتے ہیں۔ اور مشترک مقاصد میں متحد بھی ہو جاتے ہیں۔ مخصوص عقائد کے لئے علیحدہ انتظام ہوتا ہے لیکن جن امور میں اتحاد ہوتا ہے ان میں مل جاتے ہیں۔ اس کے متعلق میں نے انہیں کہا کہ پہلا کام یہ ہونا چاہیے کہ سخت کلامی کو چھوڑ دیا جائے اور جوابا بھی کوئی ایسا کلمہ اپنی تحریرات میں استعمال نہ کیا جائے جس سے کسی پر ادنیٰ سے ادنیٰ حملہ بھی ہوتا ہو۔ جب یہ ہو جائے تو پھر متحدہ امور میں ملنے کے لئے طبائع راغب ہو سکتی ہیں۔ یہی امور میں نے مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری اور خان بہادر دلاور خان صاحب کے سامنے بھی بیان کئے۔ انہوں نے بغیر کسی اختلاف کے ان امور سے اتفاق کیا اور مولوی غلام حسن خان صاحب نے کہا میں سمجھتا ہوں اب صلح ہو جائے گی۔ آپ مولوی محمد علی صاحب کی دعوت کریں۔ اور مولوی صاحب آپ کی دعوت کریں۔ چنانچہ اس تحریک کے مطابق میں نے مولوی محمد علی صاحب کی دعوت کر دی اور وہ میرے ہاں آ گئے۔ اور پھر انہوں نے میری دعوت کی اور میں ان کے ہاں چلا گیا۔ اس کے بعد میں نے ایک اعلان لکھا جس میں میں نے تمام ایڈیٹران و نامہ نگاران اور مصنفین سلسلہ کو توجہ دلائی کہ خواہ ایسے حالات بھی پیش آ جائیں جن میں فریق لاہور کے متعلق الزامی جواب نہ دینے سے نقصان پہنچنے کا امکان ہو۔ تب بھی آئندہ تین ماہ تک انہیں کوئی الزامی جواب نہ دیا جائے۔ اور ان کے خلاف اخبار میں کسی قسم کا سخت لفظ استعمال نہ کیا جائے اور نہ کوئی ایسا کلمہ استعمال کیا جائے جس سے کسی پر ادنیٰ سے ادنیٰ حملہ بھی ہوتا ہو۔ اور میں نے لکھا کہ اگر دوسرے فریق کا رویہ درست رہا تو بعد میں اس اعلان کی مدت کو بڑھا دیا جائے گا۔

مولوی غلام حسن خان صاحب یہ اعلان مولوی محمد علی صاحب کے پاس لے گئے اور انہوں نے اس اعلان کو پسند کیا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے بھی ایک اعلان لکھا اور میں نے یہ دونوں اعلان الفضل میں شائع کرا دیئے۔ مگر اس کے بعد معاہدہ کی پہلی سہ ماہی کے آخری حصہ میں ہی پیغام صلح میں ہمارے خلاف نہایت سخت اور دل آزار مضامین شائع ہوئے۔ دوسری سہ ماہی میں اس سے زیادہ اور تیسری سہ ماہی میں اس سے بھی زیادہ دل آزار مضامین شائع ہونے شروع ہو گئے۔

میں نے سید عبدالجبار شاہ صاحب سابق والیٔ سوات کو لکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے پہلے ہی مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کو لکھ دیا تھا کہ یہ غلطی ہوئی ہے اور پھر انہوں نے مل کر مولوی محمد علی صاحب کو توجہ دلائی کہ آپ کا معاہدہ تو ٹوٹ گیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے کہا یہ مضامین میرے تو نہیں دوسرے لوگوں کے ہیں اور ان پر میرا زور نہیں چل سکتا۔ میں نے کہا۔ اگر یہ بات ہے تو پھر میں بھی اس معاہدہ کی پابندی سے جماعت کو آزاد کرتا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی میں نے کہا کہ باوجود اس کے کہ اب معاہدہ منسوخ ہو چکا ہے پھر بھی ہمارے اخبار نویسوں کو ان کی ذاتیات کے خلاف لکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ صرف اصولی باتوں کے متعلق وہ مضامین لکھ سکتے ہیں۔ اور اگر کسی نے ان کی ذاتیات کے خلاف کچھ لکھا تو میں اسے اسی طرح پکڑوں گا جس طرح معاہدہ کے وقت پکڑتا۔

غرض خان بہادر دلاور خان صاحب جیسا کہ میں نے بتایا ہے درمیان میں کچھ کمزور ہو گئے تھے لیکن بعد میں احمدیت پر پختہ ہو گئے۔ سر عبدالقیوم صاحب جو سرحد کے بڑے لیڈر تھے ان کی اولاد میں سے تھے اور ان کی بہن کی لڑکی سے خان بہادر دلاور خان صاحب بیاہے گئے تھے۔ ان کے بھائی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب چونکہ مبائع احمدی ہو گئے تھے اس لئے سر عبدالقیوم صاحب ان کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن اپنی بہن کی بڑی عزت کرتے تھے۔ میں ایک دفعہ شملہ گیا ہوا تھا اور ہم اسمبلی کے برآمدہ میں کھڑے تھے۔ کہ وہ آ کر میرے پاس کھڑے ہو گئے۔ چونکہ وہ ڈپٹی سپیکر کے عہدہ پر تھے اور سیاست کے بہت سے عہدوں پر کام کرتے رہتے تھے اور حکومت کی

طرف سے سیاسی کاموں کی سرانجام دہی کے لئے انگلستان بھی جاتے رہتے تھے اس لئے میرے پاس آکر کہنے لگے۔ میاں صاحب میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں میں نے کہا فرمائیے۔ کہنے لگے۔ آپ کو صاحبزادہ عبداللطیف صاحب پر بہت اعتبار ہے۔ لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ دلاور خاں کی اور ان کی بحث ہوئی۔ اور دلاور خان صاحب نے ان کو بالکل ساکت کر دیا۔ میں نے کہا۔ جس شخص کے متعلق آپ کا یہ خیال ہے کہ اس نے صاحبزادہ عبداللطیف کو ساکت کر دیا تھا۔ اس کی تو بیعت کا خط آگیا ہے کہنے لگے ہیں! دلاور خان صاحب کی بیعت کا خط آیا ہے۔ میں نے کہا ہاں ان کی بیعت کا خط آیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ بڑے تعجب کی بات ہے۔ انہوں نے تو صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کا منہ بند کر دیا تھا۔ میں نے کہا یہ تو دلاور خاں صاحب کے خط سے ہی ظاہر ہو گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے شرافت کی اور وہ چپ ہو گئے۔ لیکن دلاور خاں صاحب دل میں ان کے دلائل کے قائل ہو گئے۔ بعد میں دلاور خاں صاحب نے احمدیت میں بڑی ترقی کی۔ اور تحریک جدید میں بھی بہت بڑی بڑی رقوم دیتے رہے۔ خان بہادر دلاور خاں صاحب کی ایک لڑکی جو کیپٹن اسلم صاحب مرحوم سے بیاہی ہوئی تھیں۔ ان کی بیٹیوں میں سے سب سے زیادہ احمدیت کی شیدائی ہیں۔ ان کا نام آفتاب بیگم ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ ان کے باپ خان بہادر دلاور خاں صاحب کی صحت کے لئے دعا کا اعلان کر دیا جائے۔ سو احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

ملتان کی جماعت کی بھی خواہش ہے کہ ان کے لئے دعا کی جائے۔ وہ مسجد تعمیر کر رہے ہیں۔ وہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کی اس کام میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے درخواست کی ہے کہ اس کی مصنوعات سلسلہ کی مصنوعات ہونے کے علاوہ بہت عمدہ بھی ہیں۔ اس لئے احمدی دوست ان مصنوعات کے پھیلانے میں مدد کریں۔ میں نے پچھلے سال بھی اس طرف توجہ دلائی تھی ان کی بڑی مشہور چیز "شائنو" بوٹ پالش ہے۔ پھر کف ایکس اور بامیکس ہیں۔ اسی طرح سن شائن گرائپ واٹر ہے۔ اشتہار تو چھپتے رہتے ہیں۔ دوستوں کو ان کے ذریعہ ان کے فوائد کا علم ہو سکتا ہے ابھی ثاقب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم پڑھی ہے۔ جس کا ایک مصرع یہ ہے:۔

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

مجھے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا ایک واقعہ یاد آگیا۔ میں ابھی بچہ تھا کہ حضرت صاحب کسی گواہی کے لئے ملتان تشریف لے گئے۔ میں نے اصرار کیا۔ اور مجھے بھی آپ اپنے ساتھ لے گئے۔ واپسی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چند دنوں کے لئے لاہور میں ٹھہر گئے۔ ایک دفعہ آپ بعض دوستوں کے ساتھ لاہور میں سے گزر رہے تھے کہ کسی نے آپ کو پیچھے سے زور سے دھکا دیا۔ اور آپ گر گئے۔ خدا تعالیٰ مغفرت فرمائے شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑی محبت تھی۔ وہ اگرچہ غیر مبایع ہو گئے تھے مگر جب وہ مرض الموت سے بیمار ہوئے تو میں نے خاں صاحب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر رامپوری مرحوم کو ان کے پاس عیادت کے لئے بھیجا۔ انہوں نے کہا میری طرف سے میاں صاحب کو السلام علیکم کہہ دیں۔ اور کہہ دیں کہ میں دل سے آپ کو مانتا ہوں۔ میں نے ایک دفعہ بازار میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کسی نے خواجہ کمال الدین صاحب کو برا بھلا کہا۔ مولوی محمد علی صاحب کو برا بھلا کہا۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو برا بھلا کہا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش رہے لیکن جب اس نے شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کو برا بھلا کہا۔ تو آپ نے فرمایا۔ نہیں نہیں اس کو برا نہ کہو۔ وہ تو بڑا مخلص انسان ہے۔ چنانچہ وفات کے وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں توبہ کی توفیق دے دی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے بہت محبت کرتے تھے اور وہ سیٹھ عبدالرحمان اللہ رکھا صاحبؓ کے بعد جماعت میں سب سے زیادہ قربانی کرنیوالے تھے۔ آگے ان کی اولاد احمدیت میں کمزور ہو گئی ہے۔ لیکن اب اس جلسہ پر مہمانوں کے ٹھہرانے کے لئے جو خیمے وغیرہ لگے ہوئے ہیں۔ یہ ان کے ایک پوتے نے کرایہ پر دئے ہیں۔ پہلے تو ان کا انگلش ویئر ہاؤس تھا۔ جو انگریزی فرنیچر اور لباس کی بڑی زبردست فرم تھی۔ مگر اب ان کے ایک بیٹے نے خیموں اور قناتوں کی دکان نکالی ہے۔ ان کا بیٹا میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ ہم نے خیموں وغیرہ کے کرایہ پر دینے کا کام شروع کیا ہے۔ جلسہ سالانہ پر خیموں کا سامان آپ ہم سے کیوں نہیں لیتے۔ میں نے ناظر امور عامہ افسر جلسہ سالانہ کو لکھا کہ یہ پرانا احمدی خاندان ہے۔ خیمے وغیرہ انہی سے لیں۔ بلکہ یہ اگر کچھ زیادہ پیسے مانگیں تب بھی زیادہ پیسے دے دیں۔ چنانچہ انہیں ٹھیکہ دے دیا گیا اور یہ خیمے اور قناتیں سب انہی نے مہیا کی ہیں۔ بہرحال میں بتا رہا تھا کہ لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دن جا رہے تھے کہ ایک آدمی نے آپ کو پیچھے سے دھکا دیدیا۔ اور آپ گر گئے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ساتھ تھے۔ ان کو غصہ آگیا۔ اور وہ پیچھے مڑ کر اس شخص کو مارنے لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھ لیا۔ اور فرمایا۔ اس کو مت مارو۔ اس نے جو کچھ کیا ہے۔ سچ سمجھ کر کیا ہے۔ وہ دراصل مدعی نبوت تھا آپ نے فرمایا۔ اس نے سمجھا ہے۔ کہ ہم ظالم ہیں۔ اور اس کا حق مار رہے ہیں۔ اس لئے اس نے دھکا دے دیا۔ اگر یہ ہمیں سچا سمجھتا تو ایسا کیوں کرتا۔ بعد میں اس شخص کے بھائی نے بیعت کر لی پیغمبر سنگھ اس کا نام تھا۔ اور بڑا اخلاص رکھتا تھا۔ وہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب بھی قادیان آیا کرتا تھا۔ ہمیشہ کہا کرتا تھا۔ کہ میرا بھائی بعد میں ساری عمر شرمندہ رہا اور کہتا تھا کہ مجھ سے بڑی سخت غلطی ہوئی۔ کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کو دھکا دیدیا۔ آپ میرے بھائی کے لئے دعا کریں کہ خدا اسے معاف کرے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی کی تھی۔ ایک دفعہ وہ دو آدمی میرے پاس لائے اور کہنے لگے۔ میری جسمانی اولاد تو کوئی نہیں۔ انہیں میری روحانی اولاد سمجھیں۔ میں نے ان کو تبلیغ کی ہے اور اب یہ آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمل بھی یہی تھا کہ

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

ہماری جماعت میں ایک دوست عبداللہ پروفیسر تھے۔ وہ ناٹش وغیرہ کے تماشے دکھایا کرتے تھے۔ اور لوگ انہیں پروفیسر کہا کرتے تھے وہ بہت جوشیلے تھے۔ گورداسپور میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مقدمہ چلا۔ اور مشہور ہوا۔ کہ مجسٹریٹ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قید کی سزا دے گا۔ تو انہیں غصہ آگیا۔ اور انہوں نے پتھر اٹھا لئے اور کہنے لگے۔ ان پتھروں سے میں اس مجسٹریٹ کا سر پھوڑ دونگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا علم ہوا۔ تو آپ نے ایک آدمی مقرر کیا اور اسے ہدایت کی کہ وہ پروفیسر صاحب کو پکڑے رکھے اور اس وقت تک نہ چھوڑے جب تک کہ ہم عدالت کے احاطہ سے باہر نکل جائیں۔ مجسٹریٹ نے آپ کو صرف جرمانہ کی سزا دی۔ جو نواب محمد علیخاں صاحب نے مرزا خدا بخش صاحب مرحوم کے ذریعہ سے فوراً ادا کر دیا۔ پھر یہ پروفیسر صاحب لاہور چلے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے اپنی طبیعت کے مطابق لوگوں پر سختی کی۔ تو خواجہ کمال الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس شکایت کی اور کہا کہ پروفیسر صاحب بڑی سختی کرتے ہیں۔ اس سے تو لوگوں میں جوش پیدا ہو جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو بلایا اور فرمایا۔ دیکھئے ہمارا یہ مقصد نہیں کہ ہم دوسروں پر سختی کریں۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ دوسرے لوگ اگر سختی بھی کریں۔ تو ہم ان سے نرمی کریں۔ وہ چپ کر کے سنتے رہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش ہوئے۔ تو وہ کہنے لگے۔ بس بس رہنے دیجئے۔ میں یہ بات نہیں مان سکتا۔ آپ کے پیر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی گالی دے تو آپ فوراً اس سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں لیکن اگر کوئی میرے پیر کو گالی دے تو آپ کہتے ہیں۔ صبر کرو۔ یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ تو حضرت مسیح موعودؑ ہمیشہ یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ دوستوں کو نرمی کا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ اور کسی سے سختی نہیں کرنی چاہیئے (اس کے بعد حضور نے سیر روحانی کے موضوع پر تقریر فرمائی جو اس موضوع کی آخری شق کتب خانوں سے متعلق تھی۔ یہ تقریر انشاء اللہ جلد کتابی صورت میں ہدیہ احباب...

بنکوں میں جمع شدہ روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہے

بنکوں میں جمع شدہ روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ اس روپیہ کی حیثیت ایسی ہی ہوتی ہے جیسے گھر میں رکھا ہوا۔ جسے کسی وقت بھی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ پس ان احباب جماعت سے جن کا روپیہ بنکوں میں جمع ہے۔ التماس ہے کہ اس روپیہ پر زکوٰۃ ادا کریں ایسے اموال جن پر زکوٰۃ ادا کر دی جاتی ہے محفوظ اور پاکیزہ ہو جاتے ہیں

(ناظر بیت المال ربوہ)

مصنوعی سیاروں سے حاصل شدہ دلچسپ معلومات

قرآن مجید کی بیان فرمودہ حقیقت کا اعتراف

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب)

(۲)

رپورٹ میں یہ بھی درج ہے کہ ان مصنوعی سیاروں کے ذریعہ آسمانی فضا اور آسمانی مداروں کے جو حالات منصۂ شہود پر آئے ہیں وہ نیوٹن کے پیش کردہ اصولوں کو غلط ٹھہراتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں آئن سٹائن کے قیاسات حقیقت کے زیادہ قریب معلوم ہوتے ہیں۔ بعض تجربوں کی بنا پر آئن سٹائن نے یہ کہا تھا کہ فضائے بسیط کا تصور ایک محال تصور ہے۔ اس لئے اس بنا پر اصول بنانا کہ اجرام فلکی کی گردشوں میں طاقت صرف نہیں ہوتی، تمام تجرباتی سائنس کے خلاف ہے نیز جبکہ فضائے آسمانی میں روشنی کی کرنوں کے گذرنے میں طاقت یعنی انرجی صرف ہوتی ہے تو اجرام فلکی کی حرکات کو اس سے مبرا سمجھنا جان بوجھ کر بے وقوف بننے کے مترادف ہے۔

نیوٹن نے مشینی اصول کے ماتحت اس مادی دنیا کو جاری اور خود بخود بننے والی چیز ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ ایسی دنیا جس میں طاقت تو موجود ہے مگر اس کے استعمال میں کوئی تجویز یا حکمت کام نہیں کر رہی۔ اگر اجرام فلکی کی گردشیں کسی خصوصی طاقت کی وجہ سے مانی جائیں تو مادی جہان کے لئے ایک مسخر اور مجبور ہستی کی حکمتوں اور قدرتوں کا کرشمہ ماننا پڑتا تھا جو اس مادی تصور کے خلاف تھا جس پر دجالیت کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ مگر مصنوعی سیاروں کو چھوڑنے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ آسمان میں مختلف طبقات ہیں جن میں معین صورت میں زبردست طاقتیں کام پر لگائی گئی ہیں۔ یہ طاقتیں نہایت زوردار لہروں کی صورت میں ایک مقررہ مدار میں جاری ہیں اور بڑے سے بڑے اجرام فلکی کو نہایت تیز رفتاری سے تیرا رہی ہیں۔ چنانچہ کرۂ ارضی کا گردشی مدار کروڑہا میل کا چکر ہے جس میں کرۂ ارض ۶۷۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہا ہے۔ مگر یہ ممکن نہیں ہے کہ اتنا بڑا بوجھ تیز رفتاری کی بنا پر مدار سے باہر نکل جائے۔ زمین ایسے کروں کو مدار میں چلانے کے لئے بھی زبردست قوت درکار ہے۔ اور پھر ان کو مدار میں روکے رکھنے اور سنبھالے رکھنے کے لئے اور بھی زبردست قوت درکار رہے۔ مگر خدائی طاقت اور قدرت کے لئے یہ مشکل کام نہیں ہے۔ پھر اسے ایسی تیز رفتاری کے اثر سے بچانے کے لئے زمین کے گرد ایک حفاظتی مدار بھی قائم کیا گیا ہے جس میں پہلے مصنوعی سیارے اٹک کر گردش کرتے رہے ہیں یہ مدار بھی ایک طاقتور رو کا راستہ ہے جو کہ مصنوعی سیاروں کو اور شہب کو ۲۵۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چکر دیتا ہے ان دریافتوں نے اتفاقی مشینی نظریے کا قلع قمع کر دیا ہے اور اس حقیقت کو مشاہداتی اور تجرباتی معیار پر ثابت کر دیا ہے کہ نظام آسمان ایسا طبقاتی نظام ہے جس کو قائم و دائم رکھنے کے لئے زبردست طاقتوں کو مسخر کیا گیا ہے۔ پھر ان طاقتوں کے مناسب حال حکیمانہ نظام قائم ہے جو ایک ایسی بالا ہستی پر دلالت کرتے ہیں جو قدیر و علیم ہو۔ اور ربوبیت اور قیومیت کی صفات سے بھی متصف ہو۔ کیونکہ ایسے نظام کو چلانے اور بحال رکھنے کے لئے ہمیشہ ہی خدا کی ربوبیت اور قیومیت کی احتیاج رہتی ہے۔

غرض ان نئی دریافتوں نے قادر و قیوم خدا کی حکمتوں اور کمال کا انسانی علم و تجربہ کے لئے ایک اور نہایت وسیع باب کھول دیا ہے اور یہ بھی دکھا دیا ہے کہ خدا کی حکمتوں اور قدرتوں کے خلاف (جو کہ اس کارگاہ عالم میں جاری و ساری ہیں) عقل انسانی کتنی بھی قیاسی اور تصوراتی پرواز دکھائے اسے ایک نہ ایک دن اس کی قلعی کھلنی مقدر ہوتی ہے۔ نیوٹن نے نظام فلکی کے متعلق ایسا قیاس پیش کیا تھا کہ اس کی تغلیط کے لئے فضائے آسمانی کے مشاہدہ و معائنہ کی ضرورت پڑتی تھی۔ مادیت کے حامی تسلی سے بیٹھے تھے مگر یہ مقدر تھا کہ خود سائنس دانوں کے ہاتھوں ان کے قیاسات کی تغلیط کا سامان پیدا ہو جائے۔ خدا تعالیٰ نے پہلے ہی سے ان کی قلعی کھلنے کی خبر دے رکھی تھی۔ اور سابقہ ہی آسمانی نظام کی اصل حقیقت کو بیان فرما دی تھی جیسا کہ سورۃ الذاریات میں فرمایا ہے ”قسم ہے ان طاقتوں کی جو ہواؤں کی طرح پھرتی ہیں۔ اور بوجھ بھی اٹھاتی ہیں۔ مگر رفتار کے لحاظ سے دقت پیش نہیں آتی کیونکہ وہ حکم کی تعمیل کر رہی ہوتی ہیں۔ جو تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ بھی ہو کر رہے گا اور جزا سزا ضرور واقعہ ہو گی آسمان کو دیکھو اس میں راستے بنے ہوئے ہیں۔ مگر تم لوگ مختلف تصورات میں مبتلا ہو۔ جس کی وجہ سے ایسے لوگ صداقت سے پھر جاتے ہیں جن کے لئے پھر جانا مقدر ہے۔ اٹکل پچو باتیں کرنے والے ہلاک ہوں گے جو گمراہیوں میں پڑے ہوئے ہیں اور حق کو بھلا رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو پوچھتے ہیں کہ جزا سزا کا وقت کب آئے گا؟“

یہ آیات کریمہ واضح کر دیتی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آسمان میں ستاروں کے لئے حبک یعنی راستے بنائے ہوئے ہیں جن میں ایسی طاقت ور رویں چلتی ہیں جو بڑے بڑے بوجھ آسانی سے اٹھاتی ہیں۔ یہ کوئی اتفاقی بات نہیں ہے۔ اس کو اتفاقی اور بلا مصرف قوت سمجھنے والے ”اٹکل پچو“ باتیں کرنے والے ہیں۔ بلکہ سورہ عم میں فرمایا ہے۔ سارے سیاروں کے آسمان سبعًا شدادًا نہایت شدت اور قوت اپنے اندر رکھتے ہیں جو آج مشاہدہ میں آ گئی ہے۔ ان سیاروں کے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ کل فی فلک یسبحون یعنی ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیر رہا ہے اور ایک نظام کے ماتحت تیر رہا ہے کہ نہ آپس میں ٹکراتے ہیں اور نہ اپنے راستہ سے علیحدہ ہوتے ہیں روسی سائنسدانوں کا خیال ہے کہ موجودہ سیارہ جو زمین کے گردشی مدار میں جا اٹکا ہے سالہا سال تک گردش میں مصروف رہے گا (بشرطیکہ جلد کر یا چاند سے ٹکرا کر تباہ نہ ہو جائے)

اب یہ سیارہ شب و روز زبان حال سے خدا تعالیٰ کی حکمت اور قدرت کی تصدیق میں مصروف رہے گا۔ اور پکار پکار کر دجالی تصورات کی تغلیط کرتا رہے گا۔

فسبحان اللّٰہ احسن الخالقین

ولادت

میرے چچا جان لیفٹیننٹ کمانڈر قاضی منظور الحق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تیرہ برس کے بعد ۱۸ جنوری ۱۹۵۹ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام منصور الحق رکھا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ نومولود کے لئے درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ مبارک احمد ابن قاضی عبد الوحید صاحب مرحوم محلہ دار الصدر غربی ربوہ

پتہ مطلوب ہے

میاں محمد عظیم ابن میاں فتح محمد صاحب جو صدر انجمن احمدیہ کے کارکن تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

ناظریت اعمال ؟

بیرونی ممالک کے غیر موصیوں کے لئے ”ہفتہ تحریک وصیت“

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان اور آزاد کشمیر میں ”ہفتہ وصیت“ منانے کے لئے ۲۲ لغایت ۲۸ فروری ۱۹۵۹ء کے ایام مقرر کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ الفضل میں متعدد بار اس کا اعلان ہو چکا ہے

بیرونی ممالک کی جماعتوں کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کوئی دقت نہ ہو تو وہ بھی انہی ایام میں ”ہفتہ وصیت“ منائیں۔ لیکن اگر اپنے حالات کے ماتحت وہ ان ایام کو موزوں نہ سمجھتی ہوں تو وہ آگے پیچھے کر سکتے ہیں۔ مگر بہر حال ممالک بیرون کی جماعتوں کو بھی اس اہم تحریک میں شامل ہونا چاہیئے۔

تفصیل کے لئے الفضل مورخہ ۱۲ جنوری ملاحظہ فرمائیے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل ۵۹ء تک منظور کئے گئے ہیں۔ (ناظر اعلیٰ)

نمبر شمار	نام	عہدہ	مکمل پتہ
۱	چوہدری بشارت احمد صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۳۵ گ ب ڈاکخانہ خاص تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور
۱	چوہدری رشید احمد صاحب	سیکرٹری مال	گوکھووال چک ۱۲۱ گ ب ڈاکخانہ نشاط آباد ضلع لائل پور
۱	چوہدری جیون احمد صاحب	پریذیڈنٹ	بھوپال والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۱	عبد الحمید صاحب	پریذیڈنٹ / سیکرٹری مال	منڈی حاصل۔ ضلع بہاولپور
۱	چوہدری بشیر احمد صاحب	پریذیڈنٹ	ایس ایل۔ اے آفس فورٹ سنڈیمن
۲	مستری لعل خان صاحب	سیکرٹری مال وصایا	کوارٹر ... ج فورٹ سنڈیمن
۱	چوہدری سردار محمد صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۴۸۸ گ ب ڈاکخانہ خاص تحصیل سمندری ضلع لائل پور
۲	عبد اللطیف صاحب	سیکرٹری مال	″ ″ ″ ″ ″
۱	سیٹھ محمد عبد اللہ صاحب	امین، پریذیڈنٹ	چک چٹھہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ
۲	منور احمد صاحب کھوکھر	سیکرٹری ضیافت	″ ″ ″ ″ ″
۳	حکیم عبد العزیز صاحب	″ امور عامہ	″ ″ ″ ″ ″
۱	حافظ غلام محمد صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	چک ۶۵ ڈاک خانہ خاص ہیجر ضلع رحیم یار خان
۱	جمعدار صلاح الدین صاحب	پریذیڈنٹ	ہیڈ کلرک۔ سی۔ ایم۔ ایچ۔ مری
۱	شیخ محمد صادق صاحب	پریذیڈنٹ	لاڑکانہ (غلہ منڈی) نواب شاہ
۲	عبد الغفور صاحب	سیکرٹری مال	″ ″ ″ ″
۱	ڈاکٹر انور حسین صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	برہمن بڑیہ۔ مشرقی پاکستان
۲	مولوی علی اکبر صاحب	تعلیم وتربیت	″ ″ ″ ″ ″
۱	مولوی عبد الکریم صاحب	سیکرٹری تعلیم	معرفت امیر جماعت جہلم شہر
۲	بابو احمد خان صاحب	″ امور عامہ	″ ″ ″ ″ ″
۱	فضل الرحمٰن صاحب بی اے بی ٹی	سیکرٹری مال	بھیرہ ضلع سرگودھا
۲	مولوی امام علی صاحب	″ اصلاح وارشاد	″ ″ ″ ″
۳	بابو فضل کریم صاحب	″ وصایا	″ ″ ″ ″
۱	چوہدری بشیر احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	چک ۲۷۵ R.B ضلع لائلپور
۱	ڈاکٹر نیاز محمد صاحب	پریذیڈنٹ	نیاز نگر ۱۱۹ L.O.R براستہ کسووال ضلع منٹگمری
۲	ملک رشید الدین صاحب انور	سیکرٹری مال	″ ″ ″ ″ ″ ″
۱	چوہدری بشیر احمد صاحب	پریذیڈنٹ	L. A. Office فورٹ سنڈیمن
۲	مستری لعل خان صاحب	سیکرٹری مال، وصیت، تحریک جدید	″ ″ ″ ″ ″ ″
۳	شیخ محمد الیاس صاحب	سیکرٹری جنرل، تعلیم وتربیت	″ ″ ″ ″ ″ ″
۱	چوہدری فضل احمد صاحب	پریذیڈنٹ وامین	چک ۶۷ R.B چک ڈاکخانہ شاہ کوٹ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور
۲	چوہدری رحمت علی صاحب	سیکرٹری مال	″ ″ ″ ″ ″ ″
۱	چوہدری شاہ محمد صاحب	پریذیڈنٹ	گوٹھ شاہ محمد صاحب ڈاکخانہ ہنگورجا ضلع خیرپور
۲	چوہدری عبد الرحمٰن صاحب	سیکرٹری مال	″ ″ ″ ″ ″ ″ ″
۳	″ بشیر احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	″ ″ ″ ″ ″ ″ ″
۱	مہر اللہ دین صاحب ننگلی	پریذیڈنٹ	چک ۱۰۰ R.B رڑکا ڈاکخانہ کھوڑیانوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور
۲	محمد شریف صاحب ″	سیکرٹری مال	″ ″ ″ ″
۳	اللہ لوک صاحب ننگلی	امین	″ ″ ″ ″
۱	چوہدری نذر محمد صاحب نذیر	پریذیڈنٹ	سیمنٹ ورکس روھڑی
۲	عبد الاحد صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	″ ″ ″ ″
۳	مشتاق احمد صاحب	″ مال	″ ″ ″ ″
۱	میاں احمد دین صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	بارموسیٰ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گجرات
۲	محمد صادق صاحب	″ امور عامہ	″ ″ ″ ″
۱	فتح محمد خان صاحب	سیکرٹری امور عامہ	دار النصر ربوہ
۱	خواجہ منظور احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	دار الصدر غربی الف ربوہ
۱	ایم منظور احمد صاحب	پریذیڈنٹ	نہال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات
۱	چوہدری محمد اسلم صاحب	سیکرٹری مال	کارخانہ صابن ریلوے روڈ گجرات
۱	سردار محمد صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۳۴۸ گ ب ڈاکخانہ خاص تحصیل سمندری ضلع لائلپور
۲	عبد اللطیف صاحب	سیکرٹری مال	″ ″ ″ ″
۱	چوہدری قائم الدین صاحب	پریذیڈنٹ وامین	سکنہ بلٹر کے P.O بھکی۔ ضلع شیخوپورہ
۲	ملک بشیر احمد صاحب	سیکرٹری مال	″ ″ ″ ″
۳	میاں فضل حق صاحب	″ امور عامہ	″ ″ ″ ″
۱	چوہدری فیروز خان صاحب ولد چوہدری احمد خان صاحب	پریذیڈنٹ وسیکرٹری امور عامہ	چک ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ ڈاہرانوالہ تحصیل چشتیاں۔ ضلع بہاولپور
۲	چوہدری محمد حسین صاحب ولد ″ اللہ دتا صاحب (مرحوم)	سیکرٹری اصلاح وارشاد	″ ″ ″ ″
۳	چوہدری غلام احمد صاحب ولد ″ محمد دین صاحب	″ مال	″ ″ ″ ″
۱	مولوی محمد الطاف صاحب	سیکرٹری تعلیم	معرفت فضل الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری معرفت کانزیڈیو ارباب روڈ پشاور
۱	عبد اللطیف خان صاحب	سیکرٹری مال	ٹائم بہاولپور ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ خانپور ضلع رحیم یار خان
۱	مولوی احمد حسین صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	معرفت چوہدری محمد اسلم صاحب کارخانہ صابن ریلوے روڈ گجرات
۱	میاں ہاشم حسین صاحب بھٹی	پریذیڈنٹ	ساکن کوٹ شاہ عالم ڈاکخانہ پنڈی بھٹیاں گوجرانوالہ
۲	نور حسین صاحب	سیکرٹری مال	″ ″ ″ ″
۱	چودھری منشی خان صاحب ولد ″ عمر بخش صاحب	سیکرٹری مال	مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
۱	چودھری شوق محمد صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۲۹ ڈیرھ تحصیل وضلع شیخوپورہ
	″ مختار احمد صاحب	سیکرٹری مال	″ ″ ″
۱	چودھری عنایت اللہ صاحب	پریذیڈنٹ	ٹھروہ ضلع سیالکوٹ

درخواست ہائے دُعا

۱۔ عزیزم بشیر احمد بعارضہ نمونیا بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خورشید احمد ڈیرہ غازیخاں)

۲۔ میری والدہ صاحبہ عرصہ چار سال سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں اللہ تعالیٰ شفا بخشے (خاکسار سعید احمد ڈیرہ غازیخاں)

۳۔ میری ماموں زاد بہن عرصہ تین چار سال سے جوڑوں کے درد اور گنٹھیا کی مرض میں مبتلا ہے۔ علاج معالجہ سے کچھ افاقہ نہیں ہوا۔ جملہ احباب جماعت ... ... الحمد سے دعا کی درخواست ہے۔

محمد عبد اللہ عربی ماسٹر ڈی بی ہائی سکول چک ۲۹۹ ای بی

زرعی اصلاحات کے متعلق سرکاری پریس نوٹ کا متن

(۳)

(۴) بے دخلی کی صورت میں مزارع ان اخراجات کے معاوضے کا مقدار ہوگا۔ جو اس نے زمین کو بہتر بنانے کے لئے اپنے طور پر برداشت کئے ہیں۔

۲۲ - پیداوار کی تقسیم

زمین کی پیداوار اور سرکاری واجبات میں زمیندار اور مزارع کا جو حصہ قانون یا علاقے کے رواج کے مطابق اب مقرر ہے وہی جاری رہے گا۔ زمیندار کو اس بات کی اجازت نہیں ہوگی۔ کہ وہ زمین کے کرایہ یا سرکاری واجبات میں دیگر کوئی ہو ل مزارع کے حصہ میں اضافہ کرسکے۔ اس اضافے کی اجازت صرف اس صورت میں ہوگی۔ جب زمیندار کسی ریونیو کورٹ میں یہ ثابت کردے کہ آبپاشی کی سہولتیں مہیا کرنے یا ٹیکسوں کے بوجھ میں تبدیلی وغیرہ سے مزارعت کی نوعیت میں کوئی فرق رونما ہوا ہے۔ اور وہ اس کی بناء پر مزارع سے زیادہ کرایہ وصول کرنے کا حقدار ہے اسی طرح مزارع کو بھی یہ حق ہوگا۔ کہ وہ ٹیکسوں کے بوجھ میں تبدیلی وغیرہ کی بناء پر کرایہ میں تخفیف کا مطالبہ کرے۔

۲۳ - استحصال بالجبر کی ممانعت

کسی زمیندار کو اس بات کی ممانعت نہیں ہوگی۔ کہ وہ مزارع سے کوئی زائد محصول وصول کرے۔ اسی طرح وہ اپنے مزارعین سے کسی قسم کی بیگار بھی نہیں لے سکے گا۔

۲۴ - اطلاق و نفاذ

ان دفعات کا اطلاق زمینداروں کے ہر طبقہ پر ہوگا۔ خواہ وہ مہاجر ہوں یا مقامی وفاقی دارالحکومت میں رہتے ہوں یا مغربی پاکستان کے کسی اور حصے میں البتہ خاص علاقے۔ اور کوئٹہ اور قلات ڈویژن کے غیر مشمولہ علاقے اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔ کوئٹہ اور قلات ڈویژن کے غیر مشمولہ علاقوں کی صورت میں ان دفعات کا اطلاق اس وقت ہوگا۔ جب ان کا سروے مکمل ہو جائے گا۔ اور انہیں مشمولہ علاقہ قرار دے دیا جائیگا

۲۵ - اصلاحات کے نفاذ کی ایجنسی

ایک صوبائی لینڈ کمیشن قائم کیا جائے گا جس کے ارکان کی تعداد پانچ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ گورنر بہ اعتبار عہدہ اس کمیشن کے سربراہ ہونگے۔ یہ کمیشن قانون کے ذریعے قائم کیا جائے گا۔ اور اسے زرعی اصلاحات کے متعلق سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔ ان میں قواعد و ضوابط مرتب کرنے کا اختیار بھی شامل ہے۔ تاہم یہ کمیشن جو قواعد و ضوابط مرتب کرے گا۔ وہ صوبائی حکومت کی منظوری کے تابع ہونگے۔ کمیشن اپنے کسی دیگر کو ایسے انتظامی اختیارات تفویض کرسکے گا جو اس کی رائے میں ضروری ہوں۔

۲۶ - کمیشن وہ تمام اقدامات کرے گا جنہیں وہ اس سکیم کے نفاذ کی جلد از جلد تکمیل کے لئے ضروری تصور کرے۔ غیر محدود ملکیت سے محدود ملکیت کی منزل تک کا راستہ ممکنہ سہولت کے ساتھ طے کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس سکیم کے نفاذ کا طریق کار سادہ اور سہل ہوگا۔ تاکہ دیہی آبادی سے آسانی کے ساتھ سمجھ سکے۔ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے گا۔ کہ کسی شخص کو معاوضے کے حصول میں طویل اور ناگوار طریق کار کے باعث تکلیف اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔

۲۷ - نئے مالکوں کو قرضوں۔ بہتر بیج کیمیاوی کھاد اور آلات کی صورت میں مناسب سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ قرضے دینے والے موجودہ اداروں مثلاً زرعی ترقی اور سرمایہ کاری کی کارپوریشن زراعتی بنک امداد باہمی کی سوسائٹیوں اور تقاوی کے نظام کو تقویت دی جائیگی مزید برآں۔ لینڈ مارٹگیج کارپوریشن کے نام سے ایک نیا ادارہ قائم کرنے کے امکانات کا بھی تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا جائے گا۔

۲۸ - کمیشن چھوٹے چھوٹے قطعات اراضی کو ترقی دے کر گزارے لائق بنانے کے لئے اقدامات کرے گا۔ اور اس سلسلے میں وہ:- (۱) سرکاری اور حاصل کردہ اراضی سے استفادہ کرے گا۔

(۲) جن مالکوں کو کسی اور جگہ سرکاری یا حاصل کردہ زمین دی گئی ہے۔ ان کی ایسی زمین حاصل کرلے گا، جو گزارے لائق نہیں۔

(۳) جن مالکان کے پاس کسی اور جگہ اقتصادی اعتبار سے نفع بخش اراضی یا اراضیات موجود ہیں کمیشن ان سے ایسے قطعات حاصل کرے گا جو گزارے کی حد سے کم ہیں۔

(۲۹) صوبے کے طول و عرض میں لازمی اشتمال کی سکیم نافذ کر کے چھوٹے چھوٹے قطعات اراضی کے اشتمال کے اقدامات کئے جائیں گے

(۳۰) - پیراگراف ایک (۱) کے تحت جو اراضی منتقل کی جائے گی اسے اسی کنبے کے افراد کے نام انتقال م

زرعی اصلاحات کمیشن یکم اکتوبر تک اپنا کام مکمل کریگا

کراچی ۲۸ جنوری۔ پچھلے ہفتہ کو زرعی اصلاحات کی جس سکیم کا اعلان کیا گیا تھا اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے کل ایک کمیشن قائم کر دیا گیا۔ یہ کمیشن جس پروگرام کے مطابق کام کرے گا۔ اس کی تفصیل کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔

گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین بحیثیت عہدہ کمیشن کے چیئرمین ہوں گے۔ زرعی اصلاحات کو عملی جامہ پہنانے والے اس کمیشن کے دوسرے ارکان یہ ہیں۔

(۱) "بی" زون کے ناظم مارشل لا۔ لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا ایم سی - (۲) مسٹر جی ایس۔ کیہر ممبر پلاننگ کمیشن (۳) مسٹر آئی یو خاں ممبر بورڈ آف ریونیو مغربی پاکستان (۴) غلام اسحٰق خاں ممبر واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی حکومت مغربی پاکستان۔

پروگرام

زرعی اصلاحات کی سکیم کو بسرعت تمام عملی جامہ پہنانے کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام طے کیا گیا۔

۱ - ۱۰ فروری ۱۹۵۹ء تک

جو اشخاص پانچ سو ایکڑ یا اس سے زائد اراضی کے مالک ہیں یا اتنے رقبے پر قابض ہیں ان سے کمیشن دس اپریل ۱۹۵۹ء تک ایسے گوشوارے طلب کرے گا جن میں انہیں یہ تفصیل بتانا ہوگی کہ وہ کتنی زمین کے مالک ہیں۔ وہ حد ملکیت کے تحت وہ اپنے پاس کون سے علاقے رکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ۸ اکتوبر ۵۸ء کو یا اس کے بعد کونسا علاقہ منتقل کیا۔ چودہ اگست ۴۷ء اور سات اکتوبر ۵۸ء کے درمیان کون سا علاقہ منتقل کیا۔ اور کس رعایت و استثنا کے طالب ہیں۔

(۲) ۳۰ مئی ۱۹۵۹ء تک

کمیشن یہ تفصیلات طے کرے گا کہ کسی شخص کے قبضہ یا ملکیت میں کتنی زمین ہے اور مقررشدہ حد ملکیت کے لحاظ سے اس کے پاس کس قدر رقبہ (جس میں اس کے منتخب کردہ باغات کا رقبہ شامل ہوگا) رہے گا۔

۳ - یکم جولائی ۱۹۵۹ء تک

ا - کمیشن اس امر کے متعلق بھی احکام جاری کرے گا کہ کوئی شخص باغات کے لئے زیادہ سے زیادہ کتنا رقبہ رکھ سکتا ہے اور کس قدر رقبہ ہبہ (تحفہ) کرسکتا ہے۔ اور اس کا کتنا رقبہ حکومت کی تحویل میں جائے گا۔

(ب) کمیشن سکیم کے تحت حکومت کی حاصل کردہ اراضی کے مستحق لوگوں کی فہرست تیار کرے گا۔

۴ - یکم اگست ۵۹ء تک

متاثر ہونے والے زمیندار اپیلیں کرسکیں گے

۵ - ۱۵ ستمبر ۱۹۵۹ء تک

ا - کمیشن اپیلوں کا فیصلہ کرے گا۔

۶ - یکم اکتوبر ۱۹۵۹ء تک

جو لوگ حکومت کی حاصل کردہ زمین کے مستحق پائے گئے۔ انہیں عارضی مالک قرار دے دیا جائے گا۔

۴) کی سہولت مہیا کی جائے گی۔ بشرطیکہ ان کی زمین مختلف اضلاع میں بکھری ہوئی ہے

۲۱ - کوئٹہ اور قلات ڈویژن کے غیر مشمولہ علاقوں کو سروے جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

۲۲ - عبوری دور میں جوں کے توں رکھے جائیں گے اور انہیں سختی سے نافذ رکھا جائے گا تمام مزارعین اپنی مزارعت کی شرائط اور حالات کی پابندی کریں گے اور اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے امن وسکون کے ساتھ عہدہ برآ ہوں گے۔ عبوری دور میں نقض امن کی کوشش یا معاہدہ کی موجودہ شرائط کی خلاف ورزی کرنے والے کو مارشل لا کے تحت سنگین سزا بھگتنی ہوگی۔

۲۳ - زرعی اصلاحات کمیشن کی ہدایات کی تعمیل نہ کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے قواعد مرتب کئے جائیں گے۔

۲۴ - اس سکیم کے بنیادی پہلو ایک مارشل لا ریگولیشن کے ذریعے نافذ کئے جائیں گے۔ اس ریگولیشن کے نفاذ کے بعد حکومت مغربی پاکستان ایسی ضمنی اور مفصل دفعات شائع کرے گی جو اس کی رائے میں ضروری ہوں۔

۲۵ - زرعی اصلاحات کمیشن کی رپورٹ شائع کی جائے گی۔

لاہور اور بعض دیگر شہروں میں زبردست ژالہ باری

مری میں ڈیڑھ فٹ برف پڑی

لاہور ۲۹ جنوری۔ کل صبح صوبائی دار الحکومت میں ایسی زبردست ژالہ باری ہوئی کہ گذشتہ دس بارہ سال میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ سڑکیں گلیاں، مکانوں کی چھتیں اور کھلے میدان ژالہ باری سے سفید ہو گئے۔

میعاد: عشرہ میں دوسری مرتبہ ژالہ باری کا یہ سلسلہ ہلکی سی بارش کے ساتھ ہوتے دس بجے شروع ہوا اور پانچ سات منٹ تک جاری رہا۔ پھر تقریباً سوا ایک بجے دوپہر تک سوا انچ بارش ہوئی۔ شہر میں ہر قسم کی سرگرمیاں کافی حد تک معطل رہیں۔

موسمی دفتر کی اطلاع کے مطابق اس ژالہ باری کا دائرہ زیادہ وسیع نہیں۔ منٹگمری۔ بہاولپور۔ خوشاب، لائلپور اور جہلم اور بعض دوسرے اضلاع کے موصول شدہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ ان علاقوں میں صرف بارش ہوئی ہے۔

اس ژالہ باری سے ربیع کی فصل کو بھی نقصان کا خدشہ نہیں۔ کیونکہ اول تو اس کا دائرہ وسیع نہیں۔ دوئم گندم کے پودے ابھی چھوٹے ہیں۔ اس لئے انہیں اولوں سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

گجرات سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کل دو مرتبہ اولے پڑے اور اس کے بعد مسلسل بارش ہوتی رہی مگر گذشتہ چار دن سے تھوڑے تھوڑے وقفوں کے بعد بارش ہو رہی ہے یہاں پیر کی شام کو بھی اولے پڑے تھے۔ جن کی وجہ سے سردی کافی بڑھ گئی تھی۔ محکمہ زراعت کے حکام کا کہنا ہے کہ اگر یہاں بارشیں اسی طرح جاری رہیں تو فصلوں کو نقصان پہنچے گا۔

ریڈیو کی اطلاع کے مطابق مری میں ڈیڑھ فٹ برف گری ہے۔ مری میں دوپہر تک ڈیڑھ فٹ موٹی تہ جم چکی تھی جس کی وجہ سے آمد و رفت میں تعطل پیدا ہو گیا ہے ریڈیو ہی کی اطلاع کے مطابق اٹک اور راولپنڈی میں بھی شدید ژالہ باری ہوئی۔ پھر دن بھر سخت بارش ہوتی رہی۔ جس سے ٹھنڈک بہت بڑھ گئی ہے۔

سرکاری ملازمین کیلئے املاک کے اعلان کی تاریخ بڑھ گئی

لاہور ۲۹ جنوری صوبائی حکومت نے سرکاری ملازمین کو اپنی املاک کا اعلان کرنے کے سلسلے میں جو فارم مہیا کئے تھے۔ ان میں اب تبدیلیاں کی جائیں گی۔ حکومت کے فیصلے کے مطابق فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ دس فروری تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس سے پہلے فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ پانچ فروری مقرر تھی۔

نئے فارم بھرنے سے متعلق ہدایات تمام کمشنروں اور متعلقہ محکموں کے سربراہوں کے نام جاری کی جا رہی ہیں۔

لاہور ۲۹ جنوری۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مغربی پاکستان میں جن مسلمانوں کے پاس راشن کارڈ ہیں انہیں شب برات کی تقریب پر دو چھٹانک فی کس کے حساب سے چینی کا خاص کوٹا دیا جائے گا۔ یہ کوٹا ۲۲ سے ۲۸ فروری تک حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اعلان برائے اطلاع عام

تمام مالک مکانات کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ جس جگہ میونسپل کمیٹی ربوہ کی طرف سے تاحال نالیاں نہیں بنائی گئیں وہ اپنے گھروں کے فالتو پانی کے نکاس کا حسب ذیل طریقہ سے انتظام کریں۔

ایک پختہ حوض اپنے دروازہ کے اندر صحن میں بنائیں جس میں نالی کا پانی جمع ہوتا ہے۔ اس کو ڈھکن سے بند رکھیں۔ اور وقتاً فوقتاً ان کو نکال کر سڑک پر چھڑکاؤ کر دیا کریں۔ کوئی نالی گلی میں نہیں گرنی چاہیئے۔

خلاف ورزی کی صورت میں بائی لاز میونسپل کمیٹی کے تحت ایکشن لیا جائے گا۔

آنریری سیکرٹری میونسپل کمیٹی۔ ربوہ

پاور لوم کے کاریگروں کی فوری ضرورت

لائلپور شہر میں پاور لوم کے کارخانہ میں کاریگروں کی فوری ضرورت ہے۔ کاریگر حضرات ۵ فروری تک درخواستیں جن میں کوائف و تجربہ تحریر ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔ درخواست پر اپنا مکمل پتہ ضرور تحریر کریں۔

پتہ:- ایچ معرفت مینجر الفضل ربوہ

اعلان

میونسپل کمیٹی ربوہ کو اپنے سی۔ پی۔ سی پرائمری سکول کیلئے ایک میٹرک جے وی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا گریڈ ۸۰-۳-۵۰ جمع مروجہ مہنگائی الاؤنس ہوگا۔

درخواستیں بذریعہ نزدیکی ایمپلائمنٹ ایکسچینج مورخہ ۵ فروری تک دفتر ہذا میں پہنچنی چاہئیں۔

آنریری سیکرٹری میونسپل کمیٹی ربوہ